

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلامی عقیدہ

کتاب و سنت کی روشنی میں



فروخت منوع

اسلامی عقیدہ	:	نام کتاب
کتاب و سنت کی روشنی میں	:	
محمد بن جمیل زینو گلش	:	تألیف
عطاء الرحمن عبداللہ سعیدی	:	ترجمہ
شیم احمد عبدالحیم مدنی	:	تخریج/نظر ثانی

40	:	صفحات
2000	:	تعداد اشاعت
اگست 2015	:	تاریخ اشاعت

چوتھا ایڈیشن

دارالخیر فاؤنڈیشن : ناشر
5- لیک پلازہ، تلاو پالی روڈ، کوسہ ممبرا، ضلع تھانے

www.darulkhair.in
darulkhair.network@gmail.com
Cell: +91-9594690742

فہرست عنوانوں

4	عرض ناشر
7	پیش لفظ
10	تخلیق بنی آدم کا مقصد
12	توحید کی قسمیں
14	گناہوں میں سب سے بڑا گناہ
16	شرک اکبر کی چند قسمیں
19	جادو کا حکم
21	شرک اصغر
23	توسل اور اس کی قسمیں
25	دعا اور اس کا حکم
27	صوفیت اور اس کے خطرات اور اندیشے
29	اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے سلسلے میں ہمارا موقف
31	قبروں کی زیارت اور اس کے آداب
33	قبروں پر سجدے کرنا اور اس کے ارد گرد طواف کرنا
35	اللہ کی طرف دعوت دینے کا حکم
36	اسلام سے باہر کر دینے والے کام

عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعليه أشرف الأئمة وأصحابه أجمعين... أما بعد

پر ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بغیر عقیدہ توحید کے کوئی بھی شخص اس روئے زمین پر زندگی گزارتے ہوئے فلاح کا میابی کی منزل طلب نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو سکتا ہے، اور نہ ہی اسے دنیا کی ذلت و رسولانی اور آخرت کے عذاب سے نجات مل سکتی ہے اس لیے ہر انسان کے لیے بے حد ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے عقیدہ کی معرفت حاصل کرے اور اپنے عقیدہ کی اصلاح کرے۔

اللہ رب العزت نے اسی عقیدہ توحید (توحید عبادت) کی وضاحت اور اس کی دعوت کے لیے رسول بھیجی اور کتاب میں نازل فرمائیں، ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الظَّاغُونَ﴾ (سورۃ النحل: 36)

ترجمہ: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کر لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سواتماً معبودوں سے بچو۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا

نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (الأنبیاء: 25)

ترجمہ: آپ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف وہی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برق نہیں، پس تم سب میری عبادت کرو۔

معلوم ہوا کہ میہنی وہ عقیدہ توحید ہے جس کی جانب تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو دعوت دی اور خود نبی کریم ﷺ نے شہر مکہ میں کی زندگی کے شروع کے دس سالہ دور میں اسی عقیدہ توحید کی دعوت کفار مکہ کو دی قبل اس کے کہ دیگر احکام کی فرضیت ہو اور آپ ﷺ کی دعوت صرف ایک ہی کلمہ پر مشتمل تھی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا﴾ (المدثر رک لمحات کتاب الایمان: بج 1/39)

اے لوگو! تم لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جاؤ کامیاب ہو جاؤ گے۔

لہذا ایک انسان کو جو دعوت الی اللہ کے فرائض انعام دے رہا ہوا سے سنت رسول ﷺ کی اتباع و پیرودی کرتے ہوئے سب سے پہلے توحید (توحید الوہیت) کی دعوت لوگوں کو دینی چاہیے۔

کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن دعوت و تبلیغ کی غرض سے بھیجا اور انھیں یہ حکم دیا کہ تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انھیں سب سے پہلے اللہ کی وحدانیت کی دعوت پیش کرنا۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی امته رأی التوحید: 7372)

عقیدہ توحید کی شرک سے سلامتی اور حفاظت کی بنیاد پر ہی انسان کے اعمال صالحہ کے قبول ہونے کا درود مدار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتِ لَيْحَبَطْنَ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر: 65)

ترجمہ: یقیناً تیری طرف اور تجھ سے پہلے تمام نبیوں کی طرف وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیر عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ عقیدہ توحید کی اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہیں اور اس آخری وقت میں فرماتے ہیں: ﴿إِشْتَدَ غَصَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ أَخْنَدُوا أَقْبُرَ أَنْبِيَاَهُمْ مَسَاجِدُ﴾ (الموطا: باب جامع الصلاۃ: 2/419) ترجمہ: اللہ کی سخت نار اٹھی ہوایے لوگوں پر جھوٹوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

لیکن افسوس اور صد افسوس کہ آج کتنے ایسے کلمہ گو مسلمان ہیں جو شرک کے دلدل میں چھنسنے ہوئے ہیں چنانچہ دیکھا جائے تو وہ مصیبتوں میں غیر اللہ کی دہائی دیتے ہیں، انھیں مشکل کشا اور حاجت رو سمجھتے ہیں، اور پیروں اور ولیوں کی قبروں اور مزاروں پر بجا کر اپنی پیشانی کو تیک دیتے ہیں، ان کے لیے نذر نیاز پیش کرتے ہیں اور ان قبروں کا طواف بھی کر گزرتے ہیں اور اسے اصل دین سمجھتے ہیں جبکہ یہ تمام چیزیں شرک اکبر کے قبل سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّهُ مَنْ يُشَرِّكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَدَ الظَّالِمُونَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدۃ: 72)

ترجمہ: یقیناً مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی

ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

زیر نظر کتاب (اسلامی عقیدہ کتاب و سنت کی روشنی میں) جو عقیدہ کے بعض اہم مسائل پر مشتمل ہے جسے فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو رَحْمَةُ اللَّهِ نے سوال و جواب کی شکل میں نہایت ہی عام ہم اسلوب میں ترتیب دی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزاً نہیں عطا فرمائے۔

اس کتاب کی طباعت ہند و بیرون ہند میں کئی بار ہو چکی ہے جس میں ایک بار دارالکتاب الاسلامی جروار و ڈیلشی پور، یوپی اور مکتب توعیۃ الجالیات احساء (سعودی عربیہ) سے بھی طبع ہو چکی ہے لیکن مزید فرمائش اور افادہ عامہ کے تحت اصحاب خیر (جنہیں اللہ تعالیٰ اجر جزیل سے نوازتے ہوئے شفاء کامل عطا کر کے ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے، آمین تقبل یا رب العالمین) کے نقہ پر اسے اب دارالحیرفاؤنڈیشن کو سہ ممبر اسے چوتھے ایڈیشن کی شکل میں طبع کیا جا رہا ہے۔

میرے نہایت ہی موقر و محترم فاضل دوست شیخ عطاء الرحمن عبد اللہ سعیدی حفظہ اللہ (جو اس کتاب کے مترجم ہیں) شیخ موصوف نے مجھ خاکسار کو اس کتاب کی نظر ثانی کے لئے مکلف کیا، الحمد للہ یہ کتاب عوام الناس نیز مبتدی طباء کے لئے عقیدے کے باب میں بڑی ہی مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مومنوں کو اس سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی اور خاص طور پر ہمارے ان بھائیوں کو جن کے عقیدے میں کسی بھی قسم کی کجھ ہواں کی انھیں اصلاح کی توفیق عطا فرمائے نیز مولف و مترجم اور جن بھی بھائیوں کا اس کتاب کے منظر عام پر آنے میں جس بھی قسم کا مادی و معنوی تعاون رہا ہو اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

شمیم احمد عبد الحليم مدنی

صدر دارالحیرفاؤنڈیشن کو سہ ممبرا

8 اگست 2015

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والعقبة للمتقين والصلة والسلام على اشرف الا نبياء والمرسلين محمد وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين ومن تبعهم الى يوم الدين وبعد

الله تعالى نے تمام مسلمانوں کو مکمل طور سے اسلام میں داخل ہونے کا حکم دیتے ہوئے شیطان ملعون کی تابداری سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَةً وَ لَا تَتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّيْطَنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (سورہ بقرہ: 208)

ایمان والوپورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابداری نہ کرو وہ تمہارا حلاوٹ من ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی زندگی ہی میں دین اسلام کو مکمل کر کے امت اسلامیہ پر ایک احسان عظیم کیا ہے، اب اس میں کسی طرح کی کمی یا بیشی کرنے کی قطعاً غنجائش نہیں ہے۔

یہ بات ہر مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دین کے سارے مسائل امت تک بلا کسی کم و بیش کے پہنچایا اور امت کو ایک روشن شاہراہ پر چھوڑا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خالص دین اسلام پر قائم و دائم رہے لیکن جوں لوگ زمان رسول ﷺ سے دور ہوتے گئے راہ حق سے ہٹتے گئے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے دینی امور میں وہ وہ گل کھلانے کے کچھ انسانی معاشرہ میں دین کا اصل چہرہ ہی متغیر ہو گیا، خاص کر اسلامی عقیدہ میں لوگوں نے اس قدر شرکیہ و کفریہ امور داخل کر دیے کہ اکثر مسلمان اسی کے شکار ہو کر رہ گئے، بلکہ صرف اسی کو دین سمجھنے لگے، حالانکہ

عبدات کی مقبولیت کے شرط میں سے عقیدہ کی درستگی ہے لہذا اسلامی عقیدہ میں خلپائے جانے کی صورت میں کوئی بھی عمل مقبول نہ ہوگا۔

آج امت کے اندر طرح طرح کے شرکیہ و کفریہ ایسے ایسے عقیدے راجح ہیں کہ قرآن اور حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں اس کام تکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، لوگوں نے انبیاء و رسول، فرشتوں و ولیوں اور مزعموں پیروں کو اپنی اپنی عبادتوں میں اللہ سبحانہ کا درجہ دے رکھا ہے بلکہ اللہ کے بھائے غیر اللہ کو مشکل کشا و حاجت روا، اولاد دینے والا، مصیتینہ دور کرنے والا وغیرہ وغیرہ سمجھ کر یا ولی المدد، یا غوث المدد، یا پیر ان پیر و شگیر المدد، جیسے شرکیہ کلمات کے ذریعے ان غیر اللہ کی دہائیاں دیتے ہیں، مزاروں پر اہل مزار کی قربت حاصل کرنے کے لیے یا ان کو اللہ تک وسیلہ بنانے کے لیے جانور ذبح کرنا، چادر چڑھانا، نذر و نیاز کرنا، طواف کرنا، قبروں پر سجدے اور گل پاشی کرنا عام رواج بن گیا ہے، آج مسجدیں ویران اور غیر مسلموں کے استھانوں کی طرح مزارات آباد ہیں، افسوس صد افسوس! جس طرح غیر قوموں کے جتنے کنکرات نئے شکر ہیں اسی طرح نام نہاد مسلمانوں کے یہاں بھی اتنے مزار اور درگاہ موجود ہیں جہاں پر بڑی ہی بے شرمی اور دیدہ دلیری کے ساتھ غیر اللہ کے جناب میں عبادات کے رسم ادا کیے جاتے ہیں، اور اسی کو آج کا غیر مسلم اپنے حق پر ہونے کی دلیل لگ بناتا ہے جس کی منظر کشی ایک غیر شاعر نے ”غیر مسلم بنام مسلم قوم“ کے عنوان سے کرتے ہوئے کف افسوس ملا ہے، فائدہ کی خاطر ہم ذیل میں ماہنامہ نوائے اسلام دہلی شمارہ نومبر۔ دسمبر 2003 کے حوالے سے قارئین کے ہدیہ نظر کر رہے ہیں:

ایک ہی پر بھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
ایک ہی درگاہ پر سر آپ بھی رکھتے نہیں
اپنا سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے
آپ کے سجدوں کا مرکز بھی تو قبرستان ہے

اپنے دیوتاؤں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں
آپ بھی مشکل کشاوں کو تو گن سکتے نہیں
جتنے کنکر اتنے شنکر یہ اگر مشہور ہے
جتنے مردے اتنے سجدے آپ کا وستور ہے
اپنے دیوی دیوتاؤں کو ہے گر کچھ اختیار
آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں ہے کچھ شمار
وقت مشکل کا ہے نعرہ اپنا بجرنگ بلی
آپ کو دیکھا لگاتے نعرہ حیر علی
لیتا ہے اوٹار پر بھو اپنا تو ہر دلش میں
آپ نے سمجھا خدا کو مصطفیٰ کے بھیس میں
جس طرح ہم بجاتے مندروں میں گھٹیاں
تر بتوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں
آپ بھی قبروں پر گاتے جھوم کر قوالیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کا دھار
آپ کو دیکھا چڑھاتے سبز چادر شاندار
بت کی پوجا ہم کریں ہم کو ملے نار سقر
آپ قبروں پر جھلکیں کیوں کر ملے جنت میں گھر
آپ مشرک ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے
جنتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے؟
ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی

ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی
میرے مسلم بھائیو! اللہ کی قدر و منزلت کو پہچانو۔ جس طرح اللہ اکیلا ہم سب کا خالق،
مالک، رازق ہے اس میں اس کا کوئی شریک و سماجی دار نہیں ہے اسی طرح اللہ ہی اکیلا
ہماری ساری عبادتوں کا حق دار بھی ہے اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں، اللہ اکیلا کے
ساتھ کسی کو بھی شریک کرنے سے بچو۔

زیر نظر یہ مختصر کتابچہ عربی زبان میں شیخ محمد بن جمیل زینو (استاد دارالحدیث مکہ
مکرمہ) نے تالیف کیا ہے جس کو میں نے امت کے فائدہ کی خاطر ادو قالب میں ڈھانے
کی کوشش کی ہے نیز انہیں میں نو قض اسلام کو بھی لکھ دیا ہے جس کا مقصد صرف امت تک اللہ
کا پیغام پہنچا کر اللہ کی رضا جوئی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو مؤلف
مترجم، ناشر اور جملہ متعاونین کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کتاب کے پڑھنے
والوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچائے۔ آمین

میں اللہ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ اس نے مجھے اس عمل خیر کی توفیق بخشی خصوصیت کے
ساتھ میں اپنے محسن والدین اور مشفقوں بڑے بھائیوں کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنمیوں نے
مجھے دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل خیر کو قبول کر کے انھیں بہترین
اجر سے نوازے اور ہمارے ان جملہ اساتذہ کرام کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرمائے جن
لوگوں نے ہماری تعلیم و تربیت میں بے پایاں مختین کیا اور اللہ کی توفیق سے ہم کو اس لائق
بنایا کہ ہم کچھ لکھ پڑھ سکیں۔ فجزاهم اللہ خیرالجزاء

اسی طرح میں بے حد شکر گزار ہوں برادرم شیخ شیم احمد عبدالحیم مدنی / حفظ اللہ کا کہ
انھوں نے اس پر نظر ثانی نیز احادیث کی تخریج کر کے اپنے گرال قدر علمی
مشوروں سے نوازا۔ فجزاهم اللہ احسن الجزاء

عطاء الرحمن عبد اللہ سعیدی

خَلِقَتْ بَنِي آدَمُ كَامْقَصَد

سوال: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا فرمایا؟

جواب: اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا تاکہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ کریں، فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنََّ وَالْإِنْسََ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (سورہ ذاریات: 56)

میں نے جنات اور انسان کو مغض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

اور رسول ﷺ نے فرمایا:

«حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادَةِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشَرِّكُوْا بِهِ شَيْئًا»

(صحیح بخاری: باب، من اجاب بلذک و سعد یک / حدیث: 6267 - صحیح مسلم: باب من لقی

اللہ بالایمان وهوغیر شاک / حدیث: 152)

بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ تنہا اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ کریں۔

سوال: عبادت کسے کہتے ہیں؟

جواب: عبادت ہر اس ظاہری و باطنی قول و عمل کا جامع نام ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند

فرمائے جیسے دعا، صلاۃ (نماز)، خشوع و خضوع وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فُلِّ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ حَمَّاتِي وَ حَمَّاتِي يَلِلُهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورہ

انعام: 162)

آپ فرمادیجیئے کہ یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا و مرننا یہ سب خالص اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ (نسکی) کا مطلب اللہ کی قربت کے لیے میرا جانوروں کا ذبح کرنا ہے۔

اور رسول ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا:
 ”فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا تَقْرَبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ هِيَ أَفْتَرَضْتَهُ عَلَيْهِ“ (صحیح بخاری: باب التواضع / حدیث: 6502)
 میری قربت کے واسطے میرا بندہ جو بھی عمل کرتا ہے ان میں سے فرائض مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔

سوال: عبادت کی قسمیں کون کون ہیں؟
 جواب: عبادت کی بہت ساری قسمیں اور شکلیں ہیں جیسے دعا، اللہ کا خوف اور ڈر، اللہ سے رجا اور امید، اس پر توکل و بھروسہ، رغبت و رہبت، قربانی و نذر و نیاز، رکوع سجدے، طواف اور قسم، فرمائیں اس کے علاوہ اور بہت ساری مشروع عبادتیں ہیں۔
 سوال: اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو کس مقصد کے لیے بھیجا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو تھا اپنی عبادت کی دعوت دینے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شرک کرنے سے روکنے کے لیے بھیجا، اللہ کا ارشاد ہے:
 ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الظَّاغُونَ﴾ (سورہ معل: 36) ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سو اتمام معبودوں (طاغوتوں) سے بچو۔

اور طاغوت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی لوگ عبادت کریں اور اللہ کے علاوہ اس سے فریاد رسی کریں نیز وہ اس سے راضی ہو۔ فرمان رسول ﷺ ہے کہ:
 ﴿الاَكْيَاءُ اَخْوَةٌ وَدِيْعُهُمْ وَاحِدٌ﴾ (صحیح مسلم: باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام / حدیث 4362)
 تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں اور سب کا دین ایک ہے (یعنی سارے رسولوں نے اللہ کی وحدانیت کی دعوت دی)۔

توحید کی قسمیں

سوال: توحید رو بہت کے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے جملے افعال و اعمال میں ایک جانتا اور یہ اعتقاد جائز رکھنا کہ وہی تنہا خالق روزی رساں زندگی و موت اور نفع و نقصان وغیرہ بخشنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورہ فاتحہ: 2)

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پانہار اور رب ہے۔
اور فرمان رسول ہے:

﴿أَنَتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾

(صحیح بخاری: باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومِ نیز ناضرہ / حدیث: 7004)

تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا پانہار اور رب ہے۔

سوال: توحید رو بہت کے کہتے ہیں؟

جواب: جملے عبادات خالص اللہ کے لیے کرنا، جیسے دعا، قربانی، نذر و نیاز، فرماں روائی، نماز، امید و خوف، فریاد رسی و استعانت اور توکل وغیرہ۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾

(سورہ بقرہ: 163)

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی معبود بحق نہیں، وہ بہت رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے:

“فَلَيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُونَ هُمْ إِلَيْهِ أَنْ لَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ”

(صحیح بخاری: باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم / حدیث: 6824 - صحیح مسلم: باب الدعاء الی الشھادتین و شرائع الاسلام / حدیث: 28)

سب سے پہلے اس بات کی دعوت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے:

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِهِ الظَّاهِرُونَ﴾

یہاں تک کہ لوگ اللہ کی وحدانیت (ایک ہونے) کے قائل ہو جائیں۔

سوال: تو حیدروہیت اور تو حیدربویت کی غرض و غایت کیا ہے؟

جواب: تو حیدروہیت اور تو حیدربویت کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ اپنے رب اور معبود حقیقی کی عظمت جانتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کریں اور اپنے معاملات و سلوک میں اسی کی اطاعت و تابعداری کریں نیز ان کے قلب و جگہ میں ایمان راست ہو جائے جس کا اظہار روئے زمین پر شریعت مطہرہ کے نفاذ سے ہو۔

سوال: توحید اسماء و صفات کے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے لیے جتنے بھی نام اور صفتیں (اسماء و صفات) ہیں ان کو بغیر کسی قسم کی تاویل و انکار، تمثیل و تشبیہ، و کیفیت بیانی کی حقیقت پر محمول کر کے تسلیم کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اپنی کتاب قرآن میں اور رسول ﷺ نے اپنی احادیث صحیح میں اللہ پاک کے لیے بیان کیا ہے جیسے ﴿إِنَّمَا يُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ لِرَحْمَةِ رَبِّكَ إِذَا أَنْزَلَهُ﴾ (عرش سے اترنا) یہی (ہاتھ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے، فرمان الہی ہے:

﴿لَيَسَ كَمِيلٌ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (سورہ شوریٰ: 11)

اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

یعنی نہ ہی ذات میں اور نہ ہی صفات میں وہ اپنی نظر آپ ہے، واحد و بے نیاز ہے، اور

فرمان رسول ﷺ ہے:

﴿يَنْزُلُ رَبُّنَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّرْدُرِيَا﴾
 (صحیح بخاری: باب الدعاء في الصلاة من آخر الليل / حدیث: 1077 - صحیح مسلم: باب الترغیب في الدعاء والذکر في آخر الليل / حدیث: 1261)

ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے۔
 یعنی اس طرح ارتتا ہے جیسا اس کے شایان شان ہے۔ اس کی مخلوقات میں کوئی اس کے مشابہ نہیں۔

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ

سوال: اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرک اکبر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهُ الَّذِينَ لَا تُشِيرُكُ بِإِلَلَهٍ إِنَّ الظِّرْفَ لَكُلُومُ عَظِيمٌ﴾ (سورہ لقمان: 13)

اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کے لیے وصیت نقل فرماتے ہوئے کہا: ”میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا، بے شک شرک بڑا بھاری جرم ہے۔

اور رسول ﷺ سے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں دریافت کرنے کے موقع پر آپ نے فرمایا:

﴿أَنَّ تَجْعَلَ إِلَهَنِدًا وَهُوَ خَلْقَكَ﴾

(صحیح بخاری: باب قول اللہ تعالیٰ فلا تجعلوا اللہ انداذا / حدیث: 6966 - صحیح مسلم: باب کون الشرک انتہ الذنوب / حدیث: 124)

کہ تم اللہ کے لیے ہم مثل، سماجی دار اور شریک ٹھراوہ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا فرمایا ہے۔

سوال: شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: عبادتوں میں سے کسی طرح کی عبادت اللہ کے علاوہ کے لیے کرنے کو شرک اکابر کہتے ہیں، جیسے دعا، قربانی وغیرہ۔ اللہ کا فرمان ہے:

»وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مَنَ الظَّالِمُونَ« (سورہ یوس: 106)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجوہ کونہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

یعنی مشرکوں میں سے، اور فرمان رسول ﷺ ہے:

»أَكَبُرُ الْكَافِرِ الْإِثْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدِينِ وَشَهَادَةُ الرُّؤْرِ« (صحیح بخاری: باب اثم من اشرك بالله / حدیث: 6408 - صحیح مسلم: باب بيان الکبار واکبرها / حدیث: 126)

گناہ کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔

سوال: شرک اکبر کا نقصان کیا ہے؟

جواب: شرک اکبر جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: »إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَاهَا النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ« (ماکدہ: 72)

یقین انوکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔

اور رسول ﷺ نے فرمایا:

”تَمَنَ لَقِيَ اللَّهَ يُشْرِكٌ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ“ (صحیح مسلم: باب مات لا یشترک بالله شیئاً دخل الجنة و من مات مشركاً دخل النار / حدیث: 278)

جس نے اللہ سے ملاقات کچھ بھی شرک کے ساتھ کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

سوال: کیا شرک کے ساتھ عمل صالح نفع بخش ثابت ہوگا؟

جواب: شرک ہوتے ہوئے کوئی عمل صالح نفع بخش نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَوْ أَ

شَرَكُوا لِحَبْطَةٍ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سورہ انعام: 88)

یہ حضرات بھی شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال بر باد ہو جاتے۔

اور حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَنَا أَغْنِيُ النُّشَرَ كَاءَ عَنِ الشَّرِكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيْنِيْ غَيْرِيْنِيْ

تَرْكُتُهُ وَشَرِكَهُ﴾

(صحیح مسلم: باب من اشرك في عمله غير الله / حدیث: 7666)

میں شرک سے کامل طور پر بے نیاز ہوں، جس کسی نے بھی کسی بھی عمل میں میرے ساتھ کسی غیر کوششیک کیا تو وہ جانے اور اس کا شرک۔

شرک اکبر کی چند قسمیں

سوال: کیا ہم مردوں اور غیر موجود کو استغاثہ اور مد طلب کرنے کے لیے پا رکتے ہیں؟

جواب: ہم ایسے لوگوں سے مدد نہ طلب کریں بلکہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَالَ

غَيْرُ أَحِيَاً وَمَا يَشْعُرُونَ آتَيْنَاهُمْ يُبَعْثُرُونَ﴾ (سورہ جل: 20-21)

اور جن جن کو یوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پا کارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، انھیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے:

﴿يَا حُسْنَى يَا قِيُّومٌ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَعِينُكُمْ﴾ (سنن ترمذی: باب ماجاء فی عقد انسیخ
بالید/ حدیث: 3446۔ اسلسلة الصحیحة للالبانی: 227)

اے زندہ اور سب کا تھا منے والا تیری رحمت کے ذریعے ہم مدد مانگتے ہیں۔

سوال: کیا ہم زندہ کو مدد طلب کرنے کی خاطر پکار سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! جن چیزوں میں وہ مدد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے سلسلے میں فرمایا: ﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شَيْءِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَّهَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ﴾ (سورہ فصل: 15)

اُن کی قوم والے نے اس کے خلاف جواس کے دشمنوں میں سے تھا ان سے فریاد کی جس پر موسیٰ نے اس کو مکارا جس سے وہ مر گیا۔

سوال: کیا غیر اللہ سے استعانت اور مدد طلب کرنا جائز ہے؟

جواب: ان امور اور معاملات میں جن پر صرف اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے غیر اللہ سے مدد طلب کرنا جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا تَنْهَاكُنَا عَنِ الْمُحْكَمِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (سورہ فاتحہ: 5)

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجوہ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اور رسول ﷺ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ﴾

(سنن ترمذی: باب قول النبی یا حنظلة ساعۃ وساعتہ / حدیث: 2706۔ صحیح الجامع
اللابانی: 7957)

جب مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔

سوال: کیا ہم زندہ لوگوں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! جن چیزوں پر وہ قادر ہیں ان میں زندہ سے مدد حاصل کر سکتے ہیں جیسے

قرض لینا یا مدد کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالثَّقَوْمِ﴾ (سورہ مائدہ: 2)

یعنی اور پر ہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: «وَاللَّهُ فِي عَوْنَانِ الْعَبْدُ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنَانِ أَخِيهِ»

(صحیح مسلم: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر / حدیث: 4867)

اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد اس وقت تک فرماتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

البته شفا و تدرستی، روزی روٹی اور ہدایت یا اس کے مانند دیگر اشیاء صرف اللہ ہی سے طلب کی

جائے گی کیونکہ اس سے زندہ لوگ بھی قاصر ہیں چنانکہ مردہ حضرات۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِنِي وَالَّذِي هُوَ يُطِعِّمُنِي وَيَسْقِيْنِي فِإِذَا مِرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِي﴾ (سورہ شراء: 78-80)

جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری (Dین و دنیا کے مصالح اور منافع کی طرف) رہبری

فرماتا ہے، وہی ہے جو تمیں کھلاتا پلاتا اور جب بیار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا کرتا ہے۔

سوال: کیا غیر اللہ کے لیے نذر ماننا جائز ہے؟

جواب: صرف اللہ ہی کے لیے نذر ماننا جائز ہے غیر اللہ کے لیے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے عمران علیہ السلام کی اہلیت کے سلسلے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي هُنَّ رَا﴾ (سورہ آل عمران: 35)

اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیرے نام آزاد کر دیا ہے۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے:

﴿مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلَيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيهِ فَلَا يَعْصِيهِ﴾ (صحیح

بخاری: باب النذر فی الطاعة / حدیث: 6318)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نذر مانے تو اسے پوری کرے اور جو اللہ کی معصیت

کرنے کی نذر مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے۔

جادو کا حکم

سوال: جادو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جادو گناہ کبیرہ میں سے ہے اور بسا اوقات اس کا شمار کفر میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعْلَمُونَ النَّاسُ السَّيِّئَر﴾ (سورہ بقرہ: 102) بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔

اور فرمان رسول ﷺ:

”اجتَنِمُوا السَّبُعَ الْمُؤِيقَاتِ! إِلَيْهِنَّ كُلُّ بَلَاءٍ وَالسِّحْرُ...“

(صحیح بخاری: باب قول اللہ (ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلمًا انما یاکلون فی بطونهم نارا و سیصلوں سعیرا) / حدیث: 2766 - صحیح مسلم: باب بیان الکبار روا کبرہا / حدیث: 272) سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو! اللہ کے ساتھ شرک اور جادو.....

بسا اوقات جادو گر مشرک، کافر یا فساد پرور ہوتا ہے جس کا بطور تصاص حد جاری کرتے ہوئے یا تعزیر کے طور پر قتل کرنا واجب ہے اور یہ سب حدود اس کے شعبدہ بازی اور فتنہ پروری کے حساب سے نافذ کیا جائے گا۔

سوال: کیا علم غیب کے سلسلے میں کاہن (نجومی) اور عراف (غیب کی خرد بینے والا) کی تصدیق کرنا ہمارے لیے جائز ہے؟

جواب: ان دونوں کی تصدیق کرنا ہمارے لیے بالکل جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ﴾ (سورہ نحل: 65)

کہہ دیجیے کہ آسمان والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے:

”مَنْ أَتَىٰكَاهِنَاً أَوْ عَرَفَأَفَصَدَّقَهُمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَهُمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ“
جو شخص کسی عراف (غیب کی باتیں بتانے والا) یا کاہن (جنوں سے حالات معلوم کر کے لوگوں کو بتانے والا) کے پاس گیا اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کیا۔

(مند احمد: 9784) (صحیح الجامع للالبانی: 5939)

حدیث مذکور سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ کاہنوں، غیب کی باتیں بتانے والوں، ہتھیلیاں دیکھ کر حالات بتانے والوں، کپڑے وغیرہ پھینک کر لوگوں کے اندر ونی معاملات کا کھونج لگانے والوں، سینوں کے بھیدوں، ماضی و مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کا علم رکھنے کے دعویداروں کی تصدیق کرنا یا ان سے غیب کی باتیں معلوم کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

شُرُكَ الْأَصْغَرِ

سوال: شُرُكَ الْأَصْغَرِ کسے کہتے ہیں؟

جواب: شُرُكَ الْأَصْغَرِ بڑے گناہوں میں سے ہے لیکن اس کا مرکب صداجہنم میں نہیں رہے گا، اور اس کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے ایک قسم ریا و نمود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: «فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» (سورہ کہف: 110)

تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی آرزو ہوا سے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے: «إِنَّ أَخْوَافَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشَّرُكُ

الْأَصْغَرُ: الْيَاءُ» (مسند احمد: 2435) (صحیح الجامع لللبانی: 1555)

سب سے زیادہ مجھے تم لوگوں پر شرک اصغر یعنی ریا کا خطرہ ہے۔

سوال: کیا غیر اللہ کی قسم کھانا جائز ہے؟

جواب: غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں، ارشاد باری ہے:

«**قُلْ بَلِّي وَرَبِّي لَتَبْعَثُنَّ**» (سورة تغابن: 7)

آپ کہہ دیجیے کیوں نہیں اللہ کی قسم تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

اور فرمان رسول ﷺ ہے:

”مَنْ حَلَّفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ“ (سنن ابی داود: باب کراہیۃ الحلف

بالآباء / حدیث: 3253) (صحیح الجامع لللبانی: 6204)

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: (مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَيَحْلِفْ بِإِلَهٍ أَوْ لِيَصْبِرْ) (صحیح بخاری: باب لا تحلفوا بآباکم / حدیث: 2533 - صحیح مسلم: باب لنجھی عن الحلف بغیر

الله / حدیث: 4346) جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا غاموش رہے۔

اگر قسم کھانے والے کا عقیدہ یہ ہو کہ وہی کوئی کونفع و فقصان پہنچانے میں تصرف کا حق حاصل ہے

اور وہی کی جھوٹی قسمیں کھانے سے ڈرتا ہو تو ایسی صورت میں انبیاء اور اولیاء کی قسمیں کھانا

شرک اکبر ہوگا۔

سوال: کیا ہم شفا کے لیے دھا گا یا کڑا یا چحلہ وغیرہ پہن سکتے ہیں؟

جواب: شفا و بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لیے دھا گا یا کڑا و چحلہ وغیرہ پہننا

بالکل حرام اور ناجائز ہے، ارشاد باری ہے:

«**وَإِنْ يَمْسِسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ**» (سورة النعام: 17)

اور اگر تجوہ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔

حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے بخار سے بچنے کے لیے ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک دھا گاڈیکھا تو کاٹ کر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (سورہ یوسف: 106)

ان میں سے اکثر لوگ باوجو دلہ پر ایمان لانے کے مشرک ہیں۔

سوال: نظر بد سے بچنے کے لیے کیا ہم سپی، کوڑی وغیرہ لٹکا سکتے ہیں؟

جواب: نظر بد سے بچنے کے لیے سپی یا اس کے مانند کوئی بھی چیز لٹکانا یا جسم کے کسی عضو پر باندھنا درست اور جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكَ الَّهُ بِطْرِيرٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ﴾ (سورہ النع۱م: 17)

اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں ہے۔

اور رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ﴾

(مسند احمد: 1788) (صحیح الجامع لللبانی: 6394)

(تمیمه لٹکانے والے نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

(تمیمه سے مراد سپی یا کوڑی یا اس کی طرح ہر وہ تعویذ اور گند اہے جو لوگ گردن وغیرہ میں نظر بد یاد یگر بیمار یوں وغیرہ سے بچنے کے لیے باندھتے ہیں)

توسل اور اس کی قسمیں

سوال: اللہ تعالیٰ کے لیے ہم کسی چیز کا وسیلہ پکڑ سکتے ہیں؟

جواب: توسل اور وسیلہ کی دو قسمیں ہیں، جائز وسیلہ اور ناجائز وسیلہ

(۱) جائز اور مطلوب وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور اس کی صفات، اعمال صالحہ، زندہ نیک آدمی سے دعا کی فرمائش کے ذریعے وسیلہ اور توسل حاصل کرنا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا (سورہ اعراف: 180)

اور اپھے اپھے نام اللہ ہی کے ہیں سوان ناموں سے اللہ کو پکارو۔

اور اللہ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ**

(سورہ المائدہ: 35)

اے مونمو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو۔

(یعنی ایسے اعمال اختیار کرو جس سے اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو جائے) اور

آپ ﷺ نے فرمایا: **أَسْئِلُكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ نَفْسَكَ**

(صحیح ابن حبان: باب الاذرعیہ / حدیث: 972) (صحیح الترغیب والترھیب للالبانی: 1822)

اے اللہ! میں تیرے ہر نام کے وسیلے سے تجھ سے مانگتا ہوں۔

اللہ اور رسول نیز نیک لوگوں سے محبت کو وسیلہ بناسکتے ہیں کیونکہ یہ ساری محبتیں نیک اعمال میں سے ہیں۔ جیسے ہم کہیں:

اللَّهُمَّ مِنْ يُحِبُّكَ لِرَسُولِكَ وَأَوْلِيَاءِكَ أُنْصُرْهُ أَوْ مِنْ يُحِبُّكَ لِرَسُولِكَ وَأَوْلِيَاءِكَ إِشْفِنَا اے اللہ! اپنے رسول اور محبوب بندوں سے اپنی محبت کے وسیلے سے ہماری مدد

فرما اور تیرے رسول اور محبوب بندوں سے ہماری محبت کے وسیلے سے ہمیں شفادے۔

(۲) ممنوع اور حرام توسل:

مردوں کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا جیسا کہ آج اکثر اسلامی شہروں اور ملکوں میں راجح ہے،

یہ شرک اکبر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ (سورہ یونس: 106)

(۳) البتہ رسول اکرم ﷺ کی جاہ و حشمت کا وسیلہ بنانا جیسے آپ کہیں ”یارب بجاءہ محمد اشفقی“ (اے میرے رب! محمد ﷺ کے جاہ و حشمت کے وسیلے یا صدقے سے مجھے شفایخش دے) تو ایسا کہنا درست نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے ایسا نہیں کہا ہے اور حضرت عمر نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کی دعا کا وسیلہ بنایا تھا جبکہ وہ زندہ تھے اور رسول ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا وسیلہ نہیں طلب کیا اور نہ ہی آپ کو وسیلہ بنایا نیز اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کسی بشر کے واسطے کا محتاج ہے جیسے کہ دنیاوی حاکم اور بادشاہ ہوتے ہیں تو یہ وسیلہ شرک تک پہنچا دے گا کیونکہ اس نے خالق کی مخلوق سے مشاہدہ تھی۔

امام ابوحنیفہ نے فرمایا: [ا] کرہ انس اسال بغیر اللہ [میں غیر اللہ کے ذریعے مانگنے کو مکروہ سمجھتا ہوں، اور سلف کے نزدیک لفظ کراہت حرام کے معنی میں ہے جیسا کہ الدر المختار کے مؤلف نے ذکر کیا ہے۔

دعاؤ اور اس کا حکم

سوال: کیا دعا کی مقبولیت کے لیے کسی مخلوق کے واسطے کی ضرورت ہے؟

جواب: دعا کی مقبولیت کے لیے کسی بھی مخلوق کے واسطے اور وسیلہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلَكُ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ (سورہ البقرہ: 186)

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں۔

اور رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ﴾

(صحیح مسلم: باب استحباب خفض الصوت بالذکر/ حدیث: 7037)

یقیناً تم لوگ سننے والے قربتی کو پکارتے ہو وہ تم لوگوں کے ساتھ ہے۔

یعنی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری سنن اور تمہیں دیکھتا ہے۔

سوال: کیا زندہ لوگوں سے دعا کرنے کی فرمائش کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں زندہ لوگوں سے دعا کرنے کی فرمائش کرنا جائز ہے البتہ مردہ لوگوں سے

نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو زندگی کی حالت میں مخاطب کر کے فرماتا ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورہ محمد: 19)

اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔

اور ایک صحیح حدیث میں ہے:

﴿إِنَّ رَجُلًا صَرِيرُ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيْنِي، قَالَ إِنْ

يُشْدِّتْ دَعَوْتُ لَكَ وَإِنْ يُشْدِّتْ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ﴾ (سنن ترمذی: باب فی

دعاء الغیف/ حدیث: 3927)

ایک نابینا آدمی نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت بخش دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کروں اور اگر صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

سوال: شفاعت رسول ہم کس سے طلب کریں؟

جواب: شفاعت رسول ہم اللہ سے طلب کریں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاْعَةُ بِجِيْعَأَ﴾ (سورہ زمر: 44)

آپ کہہ دیجیے کہ تمام شفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔

اور آپ ﷺ نے ایک صحابی کو سکھایا کہ وہ کہیں:

﴿اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْ﴾ (سنن ابن ماجہ: باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ/ حدیث: 1375)

(التوسل انواعه واحكامه للابنی: ص 75)

(اے اللہ تو ان کی شفاعت میرے سلسلے میں قبول فرما)

اسی طرح فرمان رسول ﷺ ہے:

﴿إِنَّمَا اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأَمْمَقِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهَيَّ تَأْتِلَتْهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَمْمَقِنِ لَا يُشَرِّكُ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ (صحیح مسلم: باب اختباء النبي دعوة الشفاعة لامته / حدیث: 296)

میں نے اپنی دعا روز قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لیے خاص رکھا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو یہ لامحالہ ان تمام لوگوں کو میسر ہو گئی جو میری امت میں سے اس حال میں وفات پایا ہے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کیا ہوا۔

سوال: کیا زندہ حضرات سے شفاعت طلب کی جاسکتی ہے؟

جواب: دنیاوی معاملات میں زندہ لوگوں کی شفاعت طلب کی جاسکتی ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا﴾ (سورہ النساء: 85)

جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے اسے اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی یا بدی کی سفارش کرے اس کے لیے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے۔ (یعنی اس برائی کا حصہ)

اور رسول ﷺ نے فرمایا:

”اَشْفَعُوكُمْ تُؤْجِرُونَا“ (سنن ابو داؤد: باب فی الشفاعة / حدیث: 4467) (السلسلة الصححية للابنی: 1464) (شفاعت کرو، اجر پاؤ گے۔

صوفیت اور اس کے خطرات و اندیشے

سوال: صوفیت کے سلسلے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: صوفیت کا وجود عہد رسول ﷺ زمانہ صحابہ و تابعین میں بالکل نہیں تھا بلکہ اس کا ظہور بعد میں اس دور میں ہوا جب یونانی کتابیں عربی میں مترجم ہو کر معرض وجود میں آئیں اور صوفیت یا تصوف بہت سارے امور میں اسلام کے مخالف ہے۔ ہم چند چیزوں کو ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

(۱) غیر اللہ کو پکارنا۔ اکثر ویشتر اہل تصوف مردوں میں سے غیر اللہ کو پکارتے اور ان سے دعا نہیں کرتے ہیں جبکہ فرمان رسول ﷺ ہے:

«اللَّهُمَّ هُوَ الْعِبَادَةُ» (سنن ترمذی: 2895) (صحیح الترغیب والترھیب للالبانی: 1625)

دعا ہی عبادت ہے۔

اور غیر اللہ سے دعا کرنا یا مدد وغیرہ کے لیے انھیں پکارنا ان بڑے شرک میں سے ہے جو عمل کو رائگاں اور بر باد کر دیتا ہے۔

(۲) عموماً اکثر صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآن کے بالکل مخالف ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿أَلَّرَّحَمُنُّ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوْمِ﴾ (سورہ طہ: 56)
رحمٰن عرش پر قائم ہے۔

(۳) بعض صوفیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں حلول کیے ہوئے ہے یہاں تک کہ ابن عربی نے کہا ہے جو دمشق میں مدفن ہے اور بڑے گمراہ صوفیوں میں سے تھا:

الْعَبْدُ رَبُّ وَالرَّبُّ عَبْدُ يَا لَيْتَ شَعِيرِيَّ مِنَ الْمُكَلَّفُ

بندہ رب ہے اور رب بندہ ہے، مجھے کیا معلوم مکلف کون ہے؟

اور صوفیوں کے طاغوت نے کہا ہے:

وَمَا الْكَلْبُ وَالخِنْزِيرُ إِلَّا إِلَهُنَا وَمَا اللَّهُ إِلَّا رَاهِبٌ فِي كَنِيسَةٍ

کتے اور سورہ مارے الہ ہیں، اللہ تو گر بے میں پادری بنایا جھا ہے۔

(۲) اکثر صوفیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا فرمایا ہے جبکہ صراحةً کے ساتھ یہ قرآن کے خلاف ہے۔ کلامِ ربانی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّةِ وَالإِنْسَانَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (سورہ الذاریات: 56)
میں نے تمام جن و انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اور فرمایا: ﴿وَإِنَّ لَنَا لِلآخرَةِ وَالْأُولَى﴾ (سورہ اللیل: 13)

اور ہمارے ہی ہاتھ میں دنیا و آخرت ہے۔

(۵) بیشتر صوفیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور ان کے نور سے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیا اور سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا حالانکہ یہ سب عقیدہ قرآن کے بالکل خلاف ہے۔

(۶) صوفیوں کے یہاں خلاف شریعتِ مطہرہ اعمال میں سے یہ کام بھی ہیں: اولیاء کے لیے نذر و نیاز کرنا، ان کی قبروں کا طواف کرنا، قبروں پر مزار بنانا، اور ایسے انداز سے ذکر و اذکار کرنا جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرع قران نہیں دیا ہے اور اس ذکر مزعومہ سے وجد میں آ کرنا چنا، لو ہے بجانا، آگ کھانا، تعمید گند اجادو، لوگوں کا ناجائز طور سے مال کھانا اور ان سے مکاریاں کرنا وغیرہ۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان

کے سلسلے میں ہمارا موقف

سوال: کیا ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور قول پر کوئی بھی قول مقدم کر سکتے ہیں؟

جواب: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فرمان پر ہم کوئی بھی قول بالکل مقدم

نہ کریں کیونکہ ارشادِ بانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقْدِمُوا إِبَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (سورہ الحجرات: 1)
اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور رسول ﷺ نے فرمایا: ﴿لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْحَالِقِ﴾
(مسند احمد: 3966) (السلسلة الصحیحة للابنی: 297)

خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روانہ نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ہلاک و بر باد ہو جائیں گے۔
میں کہتا ہوں کہ نبی نے فرمایا اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمر نے کہا۔ (مسند احمد: 3176)
سوال: دینی مسائل میں ہمارے درمیان اختلاف ہونے کی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
جواب: ہمیں قرآن مجید اور سنت صحیح کی طرف لوٹنا چاہیے۔ فرمان باری ہے:

﴿فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرْدُوْهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾

اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا اور تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت
کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبارِ نجام کے، بہت اچھا ہے۔ (سورہ النساء: 59)
(اللہ کی اور رسول کی طرف لوٹانے سے مراد قرآن اور حدیث کی طرف لوٹانا ہے)

نبی ﷺ نے فرمایا: ﴿تَرْكُتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكُتُمْ بِهِمَا
كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ﴾

میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک ان دونوں کو تم مضبوطی سے
پکڑے رہو گے مگر اس نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت و حدیث۔
(الموطاب: باب الحجی عن القول بالقدر/ حدیث: 1594 - السلسلة الصحیحة للابنی: 1761)
سوال: جس شخص کا یہ خیال ہو کہ شریعتِ مطہرہ کے اوامر و نواعی کا وہ پابند نہیں ہے اس

کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس آدمی کا حکم یہ ہے کہ وہ کافر و مرتد ہے اور ملت اسلام سے خارج ہے کیونکہ عبودیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کا مطلب شہادتین کا اقرار کرنا جو حقیقت میں اس وقت تک تحقیق نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی وہ جملہ عبادات کی جائیں جو اعتقاد، عبادت کے شعائر، اللہ کی شریعت کے مطابق معاملات میں فیصلہ، زندگی کے تمام گوشوں میں منبع الہی کی تطبیق کے اصل پر مشتمل ہیں اور اللہ کے غیر نازل کردہ احکام کے مطابق کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا شرک میں سے ہے جو کسی بھی صورت میں عبادت میں شرک سے چندال مختلف نہیں۔

قبروں کی زیارت اور

اس کے آداب

سوال: قبروں کی زیارت کا کیا حکم ہے؟ اور ہمیں قبروں کی زیارت کس مقصد سے کرنا چاہیے؟

جواب: عورتوں کے علاوہ مردوں کے لیے قبروں کی زیارت ہر وقت مستحب اور بہتر ہے اور اس میں بہت سے فائدے ہیں:

(۱) اس عمل کے اندر عبرت و نصیحت ہے تاکہ زندہ لوگوں کو یہ یاد رہے کہ وہ بھی عنقریب وفات پائیں گے چنانچہ عمل کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

”كُنْتُ نَهِيَّتُكُمْ عَنِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوهَا“

(صحیح مسلم: باب استئذان النبی رہنی فی زیارت قبر امام / حدیث: 2305)

میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا لیکن اب زیارت کرو۔

”فَإِنَّهَا تُذَكَّرٌ كُمْ بِالاِخْرَةِ“
کیونکہ یتم لوگوں کو آخرت یاد دلائے گی۔

(۲) مردہ لوگوں کے لیے ہم مغفرت کی دعا کریں، ہم انھیں اللہ کے علاوہ نہ پکاریں اور نہ ہی ان سے دعا اور وسیلہ طلب کریں، رسول ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو قبرستان میں داخلے کے وقت پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھایا:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْدِيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقْوَنَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ“

(صحیح مسلم: باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لداخلها / حدیث: 2302)

(۳) قبروں پر نہ بیٹھنا اور نہ ہی اس کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنا۔ فرمان رسول ﷺ ہے: ”لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلِّوْ إِلَيْهَا“

(صحیح مسلم: باب لعنه عن الجلوس على القبر / حدیث: 2294)

نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ اور نہ ہی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو۔

یعنی جس طرح قبرستان میں صلاۃ ادا کرنا حرام ہے اسی طرح اپنے گھروں کو نہ سمجھ بیٹھو۔

(۴) قرآن کریم میں سے کچھ بھی نہ پڑھنا اگرچہ سورہ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَجْعَلُوا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفُرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ“ (صحیح مسلم: باب استحب صلاۃ النافلة في بيته / حدیث: 1300) اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کیونکہ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

مذکورہ حدیث اس بات کی طرف کھلا اشارہ کر رہی ہے کہ گھروں کے برعکس قبرستان قرآن پڑھنے کی جگہ نہیں ہے اور رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اس بات کا بالکل ثبوت نہیں ملتا کہ مردوں کے لیے قرآن پڑھا ہو۔ البتہ مردوں کے لیے دعا کیا ہے، جب آپ ﷺ میں

میت کو دفا کر فارغ ہوتے تو فرماتے: ”اَسْتَغْفِرُوا لِاَخِيْكُمْ وَ سَلُوْا لَهِ الْتَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآن يُسَأَّلُ“ (المستدرک للحکم 1372) (صحیح الجامع للالبانی: 947) اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔

(۵) قبروں پر پھول وغیرہ نہ چڑھانا، کیونکہ رسول ﷺ اور آپ کے نیک صحابہ نے ایسا نہیں کیا ہے، ساتھ ہی ساتھ اس میں نصاری سے مشابہت بھی ہے۔ اگر ان پھولوں کی تیمت ہم غریب مسکین اور فقیروں کو دے دیں تو فقیر اور میت دونوں کو فائدہ پہنچ۔

(۶) قبروں کو پختہ نہ بنایا جائے، اور نہ چونا چک کیا جائے۔ حدیث رسول ﷺ میں ہے:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُجْصَصَ الْقَبْرُ وَ أَنْ يُبَنِّى عَلَيْهِ“

(صحیح مسلم: باب ل nephī عن جعفر بن حبيب القبر والبناء عليه / حدیث: 1610)

نبی ﷺ نے قبروں پر عمارت بنانے اور انھیں چک کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۷) اے میرے مسلمان بھائیو! مردوں کو پکارنے اور ان سے مد طلب کرنے سے بچو کیونکہ یہ شرک اکبر ہے اور مرد کے کسی چیز کے مالک نہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو! وہی ہر چیز پر قادر ہے اور دعاوں کو قبول کرنے والا ہے۔

قبروں پر سجدے کرنا اور اس کے ارد گرد طواف کرنا

سوال: قبروں پر سجدے اور قربانی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں پر سجدے کرنا نیزان پر قربانی کرنا زمانہ جاہلیت کی بت پرستی اور شرک اکبر ہے، کیونکہ یہ دونوں عمل عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کی ہوئی چاہیے، اور جس نے

بھی اس عبادت کو غیر اللہ کے لیے کیا تو وہ مشرک ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي يَلِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (سورہ انعام: 162-163)

آپ کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی و موت اسی اللہ کے لیے ہے جو ساری کائنات کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلے مسلمانوں میں سے ہوں۔

اور اللہ نے فرمایا: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ﴾ (سورہ کوثر: 1-2) یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوڑ دیا پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں جن سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ، ذبح، قربانی عبادت ہے اور غیر اللہ کے لیے ان کا کرنا شرک اکبر ہے۔

سوال: اولیاء کی قبروں کا طواف کرنے اور ان کے لیے قربانی اور نذر و نیاز کرنے کا کیا حکم ہے؟ اسلام کی نگاہ میں ولی کون ہے؟ اور کیا اولیاء سے چاہیے زندہ ہوں یا مردہ دعا کرنے کی فرمائش جائز ہے؟

جواب: مردوں کے لیے قربانی اور نذر و نیاز کرنا شرک اکبر ہے، اور ولی وہ ہے جو اطاعت و بندگی کے ذریعے اللہ کی ولایت حاصل کرے چنانچہ تمام مامورات کی بجا آوری کرتے ہوئے جملہ منہیات سے باز رہے اگرچہ اس کے ہاتھ پر کرامت ظاہر نہ ہو اور اولیاء یا ان کے علاوہ کسی سے بھی مرنے کے بعد دعا کرنے کی فرمائش کرنا جائز نہیں ہے البتہ زندہ لوگوں سے جائز ہے اور قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں بلکہ یہ عمل مجبوب صرف خانہ کعبہ کے ساتھ خاص ہے اور جس نے قبروں کا طواف کر کے اہل قبر کا تقرب حاصل کرنا چاہا تو اس نے بڑا شرک کیا، اور ایسا کر کے اللہ کی قربت چاہی تو بدعت منکرہ کا ارتکاب کیا کیونکہ قبروں کے ارد گرد طواف نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے قریب نماز ادا کی جائے گی اگرچہ رضاء

اللہ کے مقصد سے ہی کیوں نہ ہو۔

اگرچہ بت بیس جماعت کی آستینیوں میں مجھے ہے حکم اذا لَا إِلَهَ إِلا اللہ

اللہ کی طرف دعوت دینے کا حکم

سوال: دعوت الی اللہ اور اسلام پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ کی طرف دعوت دینا ہر اس مسلمان کی ذمہ داری ہے جس کو اللہ نے قرآن اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کا وارث بنایا ہے اور عمومی طور پر ہر مسلمان کو دعوت الی اللہ کا حکم شامل ہے۔ فرمان اللہ ہے:

﴿إِذْ أَدْعُ إِلَيِّ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُؤْعَظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (سورہ النحل: 125)

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلواء۔

اور فرمایا: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جَهَادِهِ﴾ (سورہ حج: 78)

اور اللہ کی راہ میں ویسا جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔

چنانچہ تمام مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ جہاد کے تمام اقسام میں اس حیثیت سے شریک ہوں کہ کوئی بھی کام جس کا تعلق جہاد سے ہے اور وہ اس کی طاقت رکھتا ہے نہ چھوڑے خاص کر عہد حاضر میں۔ جبکہ ضرورت ہے کہ مسلمان اسلام پر عمل پیرا ہوں اور اللہ کی طرف دعوت دیں نیز اس کے راستے میں جہاد کریں اور یقینی طور پر یہ ذمہ داری ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی لاپرواہی سے گنہگار ہوگا۔

میرے مسلم بھائیو! کتاب و سنت کی سچی تعلیم حاصل کر کے لوگوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ اللہ کی راہ کی طرف دعوت دو، اسی کے ذریعے امت کی اصلاح ہوگی جس سے دنیا میں امن و امان قائم ہوگا، ظلم اور زیادتیاں ختم ہوں گی۔

کر امر بھلی بات کا مت ہو جاہل لوگوں کو برے کاموں سے روک اے غافل

اللہ کا حکم دیکھ وامز بالغرف پڑھ وانہ عن المُنْكَر اگر ہے عاقل

اسلام سے باہر کر دینے والی چیزیں

ہر مسلمان کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ مکمل طریقے سے اسلام میں داخل ہو کر اپنے عقیدے اور عمل نیزاً اخلاق و معاملات قرآن و احادیث کے قابل میں ڈھالیں، اور کتاب و سنت کی ہر چھوٹی و بڑی مخالفت سے اجتناب کریں، اسی کی دعوت دینے کے لیے اللہ نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، اور قیامت تک کی ساری انسانیت کو بتا دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع کرنے والا ہی ہدایت یافتہ ہے اور آپ کی مخالفت کرنے والا گمراہ ہے، ساتھ ہی ساتھ اللہ نے مختلف آیات میں ارتدا و ارشک کی خطرناکی سے آگاہ کیا ہے۔ علماء کرام نے ارتدا کے مسائل میں قرآنی آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بہت سی ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جس کے کر لینے سے ایک مسلمان دین اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کا خون و مال حلال ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ بڑی ہی شدومد کے ساتھ بعض لوگوں کی طرف سے کم پڑھے لکھے لوگوں کے درمیان یہ شبہ ڈالا جاتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کوئی اسلام سے باہر کیسے ہو گا؟ جبکہ یہ سمجھنا بہت آسان ہے، آپ جانتے ہیں کہ وضو کرنے کے بعد اگر کوئی وضو کو توڑنے والے کاموں میں سے کوئی کام کر لے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً پاخانہ یا پیشاب کے راستے سے کوئی چیز نکل جائے یا گہری نیند آجائے یا بغیر پرده کے اپنا شرم گاہ چھوٹے یا اونٹ کا گوشہ کھالے یا عقل کھو جائے، اسی طرح صوم کی حالت میں اگر کوئی جان بوجھ کر کھا پی لے تو اس کا صوم ٹوٹ جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح اگر کوئی اسلام سے باہر کر دینے والے کاموں میں سے کوئی کام کر لے تو بلاشبہ وہ اسلام سے باہر ہو جائے گا، اسی لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان نو قص اسلام کو اچھی طرح جانے تاکہ ہر ایسے

عمل سے محفوظ رہے جو اسے اسلام سے باہر کر دینے والے ہوں۔ علمائے کرام نے تو نو قض اسلام کی بہت ساری صورتیں ذکر کی ہیں لیکن ہم ذیل میں صرف انھیں وہ نو قض اسلام کو ذکر کر رہے ہیں جو اکثر و پیشتر راجح ہیں:

(۱) اللہ کی عبادت میں شرک کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (سورہ نساء: 48)

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخشن دیتا ہے۔

چنانچہ فوت شدہ انبیاء کرام اور لیاء عظام یا دیگر مردوں سے دعا کرنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان سے ایسے کاموں میں مدد مانگنا جس میں مدد کرنے کی طاقت صرف اللہ رکھتا ہے، مردوں یا کسی ولی کے لیے نذر و نیاز کرنا اور ان کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جانور ذبح کرنا شرک اکبر ہے جس کا کرنے والا اسلام سے باہر ہو جائے گا۔

(۲) اپنے اور اللہ کے درمیان کسی کو واسطہ بنانا اور ان سے شفاعت مانگنا اور انھیں پر بھروسہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلِ اذْعُوا الَّذِينَ رَعْمَثُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شُرِّيكٍ وَمَا لَهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ﴾ (سورہ سبا: 22)

کہہ دیجیے کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں مگان ہے (سب) کو پکار لونہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

(۳) جو شخص مشرکوں کو کافرنہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھتے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا إِنَّا إِلَهُكُمْ هُوَ إِنَّا مِنْكُمْ وَهُمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرُتَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبْدَأَ حَتَّى تُؤْمِنُوا بِإِلَهِكُمْ وَحْدَهُ﴾ (سورہ متحہ: 4) (مسلمانوں!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے بر ملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سواعبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بعض وعداوت ظاہر ہو گئی۔

(۲) جو یہ اعتقاد رکھے کہ دوسروں کی ہدایت نبی ﷺ کی ہدایت سے کامل ترین ہے یا دوسروں کا فیصلہ آپ ﷺ کے فیصلے سے بہتر ہے یا لوگوں کے خود ساختہ قوانین شریعت اسلامیہ سے افضل یا اس کے برابر ہیں یا میسوں صدی میں اسلامی دستور کا نفاذ و تطیق کرنا مناسب نہیں ہے تو ایسا آدمی دین سے خارج ہو جائے گا۔

(۳) اللہ کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں کسی بھی چیز سے بعض رکھنا اگرچہ وہ اس پر کار بند ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (سورہ محمد: 9)

یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان سب کے اعمال غارت کر دیے۔

(۴) رسول کے دین میں سے کسی بھی چیز یا اس کے ثواب یا سزا کا مذاق اڑانا۔ ارشاد باری ہے: ﴿قُلْ أَإِنَّ اللَّهُ وَأَيْتَهُ وَرَسُولُهُ كُنْتُمْ تَسْتَهِزُونَ، لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرُتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (سورہ توبہ: 65-66)

کہہ دیجیے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے پنی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے۔

(۵) جادو کرنا یا جادو کے ذریعے میاں بیوی میں محبت پیدا کرنا یا نفرت ڈالنا یا ان کا مول

سے راضی رہنا کفر ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا تَحْنُّ فِتْنَةً فَلَا تَكُفُرُ﴾ (سورہ بقرہ: 102)

وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک کہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو آزمائش ہیں۔

(۸) مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أُولَئِكَ آءَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ آءَ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهِيءِ لِلنَّاسِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (سورہ مائدہ: 51)

اے ایمان والو! تم یہود و نصاری کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

(۹) اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ بعض لوگوں کے لیے محمد ﷺ کی شریعت سے نکلا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغَ غَيْرَ الْإِسْلَامَ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخْرَقِ مِنَ الْخَابِرِيْنَ﴾ (سورہ آل عمران: 85)

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

(۱۰) اللہ کے دین سے اعراض کرنا نہ ہی اسے سیکھنا اور نہ اس پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ ذُكْرِ إِيمَانِ ذِيْرَبِهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّمَا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا جائے پھر بھی اس نے اس سے منہ پھیر لیا (یقین مانو) کہ ہم بھی لگہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔ (سورہ سجدہ: 22)

ان مذکورہ نواقض اسلام کا صدور چاہیے کسی سے بطور مذاق ہو یا حقیقت میں یا کسی چیز کے خوف دہشت سے ہو ہر صورت وہ کافر ہو جائے گا البتہ اگر کسی سے زبردستی ان میں سے کسی کا راتکاب کرایا جائے تو ایسی صورت میں وہ ان شاء اللہ مخذول ہو گا۔

بلاشبہ یہ سارے کے سارے بہت ہی خطرناک ہیں لیکن افسوس صد افسوس بکثرت اسلامی سماج میں موجود بھی ہیں لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے بچیں اور اللہ کے عقاب سے خوف کھانیں، دینی و علمی بصیرت و بصارت سے کام لے کر ایسی کتابوں کا مطالعہ کریں جس سے صحیح علم حاصل ہو، کیونکہ ہر چیز سے پہلے علم دین کا حاصل کرنا ضروری ہے، اور جہالت وہ بیماری ہے جو انسان کو ہلاکت و بر بادی کے دہانے تک پہنچادیتی ہے۔ آج مسلم سماج میں کتنے ایسے فاسد اور باطل عقائد رائج ہیں جن کی بنیاد جہالت پر ہے، اور تعجب اس بات پر ہے کہ دنیاوی معاملات میں کوئی انسان جاہل رہنا قطعاً پسند نہیں کرتا مگر وہی انسان دینی امور میں بڑی آسانی سے جہالت کی عذر لنگ پیش کر کے اپنی ساری ذمہ داری دوسروں پر ڈال دیتا ہے۔ جبکہ ہر انسان اپنے اپنے عمل کا ذمہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ تو تمام لوگوں کو اپنے عقیدے اور عمل کی اصلاح کرنے کی توفیق دے اور ہر شرک و کفر سے محفوظ رکھ نیز اس کتاب کے پڑھنے والوں کو اجر عظیم سے نواز اور اسے ان کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنانا۔ آمین

طالب دعا

عطاء الرحمن سعیدی

اسلامک سینٹر احساء